قبل نبوت جو خواب دیکھتے ٹھیک ظاہر ہوتے جسقدر زمانۂ نبوت قریب آتا گیا سچے سچے خوابوں کی کثرت ہوگئی جو خواب دیکھتے اسکا ظہور صبح شام میں ہوتا آخر انجام وہ ناموس مخبر جو موسیٰ علیہ السلام وعیسیٰ علیہ السلام کے پاس آتے تھے یعنی جبرئیل علیہ السلام آپ کے آمنے سامنے آگئے اور کہا اے محمد پڑھو (جو کچھ پڑھا رہا ہوں) آپ نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ جبرئیل علیہ السلام نے سینے سے لگا کر بھینچا آخر امر آپ کی زبان مبارک جاری ہوئی سورۂ اقراء کی چند آیتیں عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ تک نازل ہوئیں۔ تقریباً تین برس تک وحی الٰہی کسی مصلحت سے بند ہوگئی آپ کو قلق ہوا کئی مرتبہ پہاڑ پر تشریف لیگئے کہ اپنے کو ہلاک کردیں اس زندگی سے تو موت بہتر ہے کہ قرب الٰہی ہو کر اس سے دوری ہو رہی ہے۔

جسوقت پہاڑ کی چوٹی پر جاتے کہ اپنے کو گرادیں جبرئیل علیہ السلام پکار کر سامنے ہو جاتے اور کہتے یا محمد اَبْشِرْ خوش ہو جاؤ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ تم رسول اللہ ہو۔ آپ پھر خوش ہو کر واپس ہو جاتے اسی طرح کئی مرتبہ واقعہ پیش آیا حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمان سے آکر تسلی دیتے آپ کو تسکین ہو جاتی۔

جب تین برس کا زمانہ پورا ہو چکا پھر پے در پے وحی الٰہی پیغام الٰہی آنے لگے (صحیح بخاری) تئیس برس تک بعد نبوت آپ تک برابر وحی کے ذریعہ احکام الٰہی آتے رہے یہانتک کہ شریعت الٰہی کمل ہوگئی اور یہ آیت کریمہ حجۃ الوداع میں نازل ہوئی۔ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا الاٰیۃ آج کے دن تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا اور اپنی نعمتیں پوری کردیں اور اسلام جو دین تمہارا ہے اس سے میں راضی ہو گیا۔

اعجاز قرآن مجید

(مولوی عبدالغفار حسن رحمانی عمرپوری مولوی عالم متعلم رحمانیہ)

قبل اس کے کہ اعجاز قرآن مجید پر تحقیقی قلم اٹھایا جائے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ معجزہ کی تعریف امکان معجزات۔ سحر اور معجزہ میں فرق۔ معجزہ دلیل نبوت ہے یا نہیں۔ ان تمام پر تمہیداً کچھ خامہ فرسائی کی جائے۔ تاکہ مضمون کا ہر پہلو واضح اور روشن نظر آئے

معجزہ کی عام تعریف۔ معجزہ خارق عادت شئی کو کہتے ہیں جس سے کہ نبوت کی تصدیق مقصود ہوتی ہے۔

عدم امکان معجزہ۔ عام طور پر یہ شبہ پیش کیا جاتا ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اشیاء باہمی علائق اسباب و علل سے مربوط ہیں اور اسی سلسلہ میں منسلک ہیں پھر کس طرح یہ ممکن ہے کہ ایک چیز کا وقوع اس سلسلۂ اسباب و علل سے خارج ہو کر پایا جائے۔ آگ کی خاصیت جلانا ہے کنکر و پتھر بول نہیں سکتے آدمی مر کر زندہ نہیں ہوتا علیٰ ہذا القیاس پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ آگ ہو اور جلائے نہیں کنکر پتھر ناطق بنجائیں مردہ ایک اشارے سے زندہ ہوجائے یہ گویا سلسلۂ اسباب و علل کی بنیادوں کو اکھیڑنا ہے تجربہ سے جو چیزیں ہزارہا مرتبہ ثابت ہو چکی ہیں اسکے خلاف مان لینے کو عقل کسطرح تسلیم کرسکتی ہے۔

سلسلۂ اسباب اور حکمائے اسلام۔ پہلے یہ دیکھنا ہے کہ واقعی سلسلۂ اسباب وعلل ناقابل تنسیخ ہے یا نہیں اسمیں تغیر وتبدل کی گنجائش ہے یا نہیں۔ فارابی۔ شیخ ابن سینا کا خیال ہے کہ علل واسباب کا تعلق واقعی ناقابل شکست ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ معجزات سلسلۂ اسباب وعلل سے علیحدہ نہیں بلکہ یہ بھی انہی اسباب کے نتائج ہیں اگرچہ ہمارا فہم وہاں تک رسائی نہ کرسکے اور یہ ضروری بھی نہیں کہ ہماری عقل تمام اسباب وعلل پر حاوی ہو ممکن ہے کہ آئندہ انسانی تحقیقات کا دائرہ وسیع ہو۔ اور ان خوارق عادات کی عقدہ کشائی ہوجائے۔

معتزلہ سلسلۂ اسباب وعلل کے اسقدر ہمہ گیر ہونیکے قائل نہیں وہ کہتے ہیں کہ نظام فطرت اشیاء کیلئے خواص اور سلسلۂ اسباب وعلل سب موجود ہیں۔ مثلاً نباتات دانہ سے حیوانات نطفہ سے پیدا ہوتے ہیں لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ سب وسائط حذف ہوجائیں اور مٹی کے خمیر سے انسان منصۂ شہود پر جلوہ آرائی کرتا ہوا نظر آئے۔ پس خرق عادت کلیۃً محال نہیں۔ اشاعرہ کے نزدیک خواص اشیاء سلسلۂ اسباب وعلل کوئی چیز نہیں صرف باریتعالیٰ بغیر کسی واسطہ کے مؤثر اور متصرف ہے وہ جسطرح چاہتا ہے کرتا ہے۔

ازالۂ وہم۔ حکمائے اسلام مذکورہ بالا شبہ کا جواب چند وجوہ سے دیتے ہیں۔

(۱) چونکہ معجزہ کا صدور مادی اسباب سے ہوتا ہوا نظر نہیں آتا اسلئے اسکو ممتنعات میں سے قرار دیا جاتا ہے حالانکہ مادی اسباب وعلل پر ہی اشیاء کا تغیر وتبدل موقوف نہیں بلکہ حکماء گردش افلاک حرکت نجوم کو بھی مؤثر مانتے ہیں ایسی صورت میں اگر ہمکو معجزہ کے اسباب مادیہ معلوم نہیں تو کیا یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اسباب فلکیہ کی وجہ سے ایسا ہوگیا ہو۔

(۲) تمام اشیاء کسی نہ کسی اسباب کی بنا پر وقوع پذیر ہوتی ہیں لیکن اسکے یہ معنی نہیں کہ ہماری عقل تمام اسباب کے علم پر حاوی ہو بہت سی ایسی علل خفیہ ہیں جہاں تک ہمارا فہم ہماری مساعدت نہیں کرسکتا۔ ہزار ہا رموز قدرت ہیں کہ عقل وہاں عاجز ہوکر رہجاتی ہے۔ یہی حال معجزات کا ہے مثلاً کسی نے چالیس دن تک روزہ رکھا لیکن اسکے قوائے جسمانی بدستور اپنی حالت پر قائم رہے۔ اور کسی قسم کا انحطاط رونما نہ ہوا ظاہرا یہ ایک تعجب خیز بات معلوم ہوتی ہے مگر سبب طبعی سے خالی نہیں بھوک لگنے کی وجہ یہ ہے کہ قوائے معدہ غذا ہضم کرنیکے بعد خالی ہوجاتے ہیں جسکی وجہ سے انکو دوسرے کام کی تلاش ہوتی ہے مگر بعض مرتبہ عوارض مثلاً بیماری کی وجہ یا خوف سے انسان طویل عرصہ تک بھوک محسوس نہیں کرتا کیونکہ قوائے معدہ بیکار ہوتے ہیں اسی طرح یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایک شخص کا روحانیات کے ساتھ اسقدر تعلق بڑھجائے کہ اسکے قوائے معدہ معطل ہوجائیں اور وہ زمانہ مدید تک بغیر کھائے پیے زندہ وسلامت رہے۔ علی ہذا القیاس دوسرے معجزات کی بھی توجیہہ ہوسکتی ہے۔

(۳) کائنات عالم میں جتنے انسانوں کو ہم دیکھتے ہیں۔ ہر ایک میں کوئی نہ کوئی فرق ضرور نمایاں ہے۔ ایک کند ذہن اور سفیہ ہے تو دوسرا ذکاوت ذہنی۔ قوت حافظہ میں اپنا مثل نہیں رکھتا۔ ایک سخاوت کا پیکر ہے تو دوسرا بخل کا مجسمہ۔ ایک جنگجو اور جنگجوؤں کا دلدادہ تو دوسرا اس سے متنفر۔ انسان اگر کسی وصف سے خالی ہو تو دوسرے میں اس وصف کو پاکر نہایت متعجب ہوگا۔ بخیل جب سنتا ہے کہ فلاں شخص نے راہ خدا میں اپنا سارا گھر بار لٹا دیا تو وہ محو حیرت ہوجاتا ہے اسی طرح اگر کسی معمولی حافظہ والے شخص سے کہا جائے کہ امام بخاریؒ کو چھ لاکھ حدیثیں یاد تھیں۔ اندلس کے ایک نابینا کو کتاب الاغانی کی بیس جلدیں نوک زبان تھیں تو اسکی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہیگی۔ کسی بزدل کے سامنے خالد۔ طارق بن زیاد۔ تیمور کے سرفروشانہ کارنامے سناؤ تو سراپا استعجاب نظر آئے گا۔

اجزا میں اختلاف کیوجہ ؟ حالانکہ تمام کی ماہیت ایک ہے اسکا جواب یہ ہوسکتا ہے کہ ترکیب عنصری میں اختلاف مزاج کیوجہ سے یہ عجیب وغریب افعال ہر ایک سے سرزد ہوتے ہیں کسی پر روحانیت کا غلبہ ہے تو کسی پر جسمانیت کا تسلط ہے اسی ماہیت انسانی کے افراد میں انبیا بھی ہیں لیکن وہ چونکہ سراپا روحانیت ہیں اسلئے ان سے مافوق العادۃ افعال سرزد ہوتے ہیں لیکن ندرت وجود کیوجہ سے دیکھنے یا سننے والوں کو حیرت انگیز معلوم ہوتے ہیں۔

(۴) ایک معمولی انسان جسطرح چاہتا ہے اپنے نفس کو حرکت دیتا ہے۔ اور وہ اسپر قادر ہے لیکن وہ نفوس قدسیہ جو اس سے بھی بڑھکر ہیں وہ جسم میں تصرف کرنیکے علاوہ دیگر اجسام کے تصرف پر بھی قادر ہوتے ہیں۔ تمام عالم مادی ان کے نزدیک ایک جسم کیطرح ہوتا ہے وہ اس میں اسیطرح تصرف کرتے ہیں جسطرح ایک معمولی انسان اپنے جسم میں کرتا ہے۔

(۵) روزمرہ کا تجربہ ہے کہ انسان بعض فطرتی اثرات کیوجہ سے بہت سے تغیرات قبول کرلیتا ہے مثلاً غصہ سے چہرہ سرخ اور شرم وخجالت سے زرد پڑجاتا ہے بعض توہمات کی بنا پر انسان بیمار ہی نہیں بلکہ مر بھی جاتا ہے یہ تو ایک معمولی انسان کا حال ہے لیکن وہ لوگ جو نفوس قدسیہ کے مالک ہیں انکی قوت سے دوسرے اجسام بھی اثر پذیر ہوتے ہیں جس سے کائنات عالم میں عجیب و غریب حوادث رونما ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

(۶) یہ اسباب وعلل کا سلسلہ جنکو ہم رات دن دیکھتے ہیں ان کا مدار صرف تجربہ پر ہے چونکہ ہم سورج کو پورب سے نکلتا دیکھتے ہیں اسلئے اگر کوئی کہے کہ قیامت کے دن سورج مغرب سے نکلیگا تو ہماری عقل محال سمجھیگی۔ ہمارا مشاہدہ ہے کہ بغیر باپ کے بیٹا نہیں پیدا ہوتا اسلئے عیسیٰ کی پیدائش پر حیرت ہوتی ہے۔ بیکر منا ہمارے نزدیک تعجب خیز نہیں اسلئے کہ تجربہ ہوتا چلا آرہا ہے لیکن مرکر جینا تجربہ سے خالی ہے اسلئے مستبعد معلوم ہوتا ہے مگر کسی چیز کا نہ دیکھنا۔ تجربہ میں نہ آنا فی نفسہ اسکے محال ہونے پر دال نہیں۔ طبعیات جدیدہ نے طبعیات قدیمہ کی تحقیقات کو غلط ثابت کر دکھایا۔ بہت سی اختراعات جدیدہ نے سینکڑوں قدیم محالات و ممتنعات کو ممکن بنا کر دکھا دیا۔ فلسفہ یونان پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین ساکن اور آفتاب متحرک ہے لیکن ہیئت جدیدہ نے بتلایا کہ آفتاب ساکن زمین متحرک ہے یہی خیال اگر قدیم درسگاہوں میں سنا جاتا تو مضحکہ خیز معلوم ہوتا لیکن چونکہ اسوقت عام ہو چکا ہے اسلئے کوئی حیرت نہیں۔ پس ارباب حکمت جدیدہ کو جو امور مذہبی مستبعد معلوم ہوتے ہیں۔ ہوسکتا ہے آئندہ دائرہ تحقیقات و ایجادات کی وسعت سے انکے مسلمات کی بنا پر ممکن بنجائیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ سلسلہ اسباب وعلل کی بنا صرف تجربہ اور مشاہدہ پر ہے اور اسکو کیونکر ناقابل تنسیخ کہا جاسکتا ہے ایک شخص کو ہم زمانہ دراز سے دیکھتے ہیں کہ وہ انتقام نہیں لیتا۔ عصر کے بعد تفریح ضرور کرتا ہے۔ یہ علم ہمکو بار بار تجربہ سے حاصل ہوا ہے۔ اب اگر یہ سنا جائے کہ اس نے فلاں شخص سے انتقام لیا یا شام کی تفریح چھوڑ دی تو کیا اسکو محال سمجھا جائیگا ہرگز نہیں بس صرف اتنا کہہ سکتے ہیں جو جتنے بار بار تجربہ کیا اسکے خلاف نکلا۔

(باقی دارد)